باب سوم

سیرتِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مَدَنی دور)

(1) فتح مکہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- فتحِ مکّہ کے پس منظر، اسباب اور وجوہات کو جان سکیں۔
- اسلام کے فروغ کے سلسلے میں فتحِ مکّہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- فتحِ مکّہ کے واقعات و معجزات سے واقف ہو سکیں۔
- قدرت و اختیار ملنے پر معاف کرنے کی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- فتحِ مکّہ کے تناظر میں عفو و درگزر کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- فتحِ مکّہ کے نتائج کا جائزہ لے سکیں۔
- فتحِ مکّہ کے بعد تطہیرِ کعبہ، بتوں کو گرانا اور کلیدِ کعبہ کی سپردگی کے حوالے سے علم حاصل کر سکیں۔
- فتحِ مکّہ میں نصرتِ الٰہیہ کے ظہور کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے سچا ہونے پر یقین رکھ سکیں۔
- فتحِ مکّہ کے نتائج کو مدِّنظر رکھتے ہوئے روزمرّہ زندگی میں لوگوں کو کھلے دل سے معاف کرنے والے بن سکیں۔

6 ہجری میں صُلحِ حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے بنو خُزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے، بنو بکر نے قریشِ مکّہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے، لیکن اٹھارہ (18) ماہ بعد بنو بکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرمِ کعبہ میں بھی بنو خُزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔ بنو خزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریشِ مکّہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ یا تو بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں یا بنو بکر کی مدد کرنے سے دست بردار ہو جائیں یا معاہدہ حدیبیہ ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔ قریشِ مکّہ نے جنگ کرنا قبول کیا۔ آخر 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکّہ مکرّمہ کے نواح میں جا پہنچے۔ مرّ الظّہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو میمنہ (لشکر کا دایاں حصّہ)، حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو میسرہ (لشکر کا بایاں حصّہ) اور حضرت ابوعبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے پاس تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے، آج اللہ تعالیٰ کعبہ مقدّسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔ مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر، شہرِ مکّہ میں داخل ہو گیا۔

Web version of PCTB Textbook

قریشِ مکّہ میں سے ابوسفیان، بُدَیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کو ہدایات جاری فرمائیں کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اُٹھائی جائے، جو شخص حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے، جو لوگ ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

فتحِ مکّہ کے موقعے پر حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سرِ انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سُوْرَةُ الْفَتْحِ اور سُوْرَةُ النَّصْرِ کی آیات جاری تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان فرماتے ہوئے قریشِ مکہ سے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہلِ مکّہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اہلِ مکّہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس حسنِ سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ فتحِ مکّہ کے موقع پر رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شاندار مثال ہے۔ پھر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (سُوْرَةُ بنی اسرائیل: 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے سپرد فرمائی، حجرِ اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

فتحِ مکّہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہلِ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چند دن مکّہ مکرّمہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو مکّہ مکرّمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکّہ مکرّمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بُت خانے تھے، اُن کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فتحِ مکّہ کے اسباب میں سے ہے:

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) بنوخزاعہ پر حملہ (د) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

(ii) فتحِ مکّہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:

(الف) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اونٹنی کا نام ہے:

(الف) قصوا (ب) براق (ج) ناقۃ (د) ذوالفقار

(iv) قدرت و اختیار رکھنے کے باوجود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا شان دار مثال ہے:

(الف) امانت داری کی (ب) عفو و درگزر کی (ج) سخاوت کی (د) ایثار و قربانی کی

(v) فتحِ مکّہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

2- مختصر جواب دیں۔

(i) فتحِ مکّہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

(ii) فتحِ مکّہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا سعادت نصیب ہوئی؟

(iii) فروغِ اسلام کے حوالے سے فتحِ مکّہ کی اہمیّت مختصراً بیان کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) فتحِ مکّہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ کی مسافت کا جائزہ لیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے فتحِ مکہ کے متعلق ایک فہرست تیار کروائیں، جس میں لشکر کی تعداد، جھنڈوں کی تعداد اور علم برداروں کے نام وغیرہ شامل ہوں۔

Web version of PCTB Textbook

(2) غزوۂ حُنَین

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- غزوۂ حنین کے پس منظر اور اسباب کو جان سکیں۔
- غزوۂ حُنین کے واقعات و معجزات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- غزوۂ حنین کے نتائج کو سمجھ سکیں۔
- اپنی قوت و کثرت پر فخر کرنے کے بجائے نصرتِ الٰہیہ پر بھروسا کر سکیں۔
- غزوۂ حنین میں رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کی بے مثال شجاعت، استقامت اور ثابت قدمی سے سبق حاصل کر سکیں۔
- مشکل حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنے حواس کو متزلزل ہونے سے بچا سکیں۔
- عملی زندگی میں غزوۂ حنین کے واقعات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

مکّہ مکرّمہ سے چالیس (40) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادیِ حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتحِ مکّہ کے بعد اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اُکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکّہ مکرّمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتحِ مکّہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم مکّہ مکرّمہ میں انیس (19) دن قیام کرنے کے بعد شوّال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادیِ حنین کی جانب روانہ ہوئے۔ لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نومسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرتِ تعداد پر اِترانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔

اُدھر دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفّار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی، مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

اس موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم بے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه نے اور لگام حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه نے پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

''اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ .... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطّلب کی اولاد ہوں'' (صحیح بخاری: 4315)

نبیِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

Web version of PCTB Textbook

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چناں چہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدانِ جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس مالِ غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مالِ غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کرلیں اور مالِ غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا۔ غزوۂ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ (سُوْرَةُ التوبة:25)

ترجمہ: "یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔"

اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ پر توکّل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز و انکسار کی روش اپنانی چاہیے، کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) وادیِ حنین کا مکّہ مکرّمہ سے فاصلہ ہے:

(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر (ج) چالیس کلومیٹر (د) پچاس کلومیٹر

(ii) وادیِ حنین میں آباد تھے:

(الف) بنونضیر و بنوقینقاع (ب) بنوقریظہ و بنوسلیم (ج) بنواوس وخزرج (د) بنوہوازن و بنوثقیف

(iii) غزوۂ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iv) غزوۂ حنین کے دوران میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے کفارِ مکہ پر پھینکی:

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(v) غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(الف) تَوَكُّل کا (ب) عفوودرگزر کا (ج) کفایت شعاری کا (د) رواداری کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے کس طرح جرأت و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟

(ii) غزوۂ حنین کے کوئی سے دو نتائج تحریر کریں۔

(iii) مشکل حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ غزوۂ حنین کی روشنی میں وضاحت کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوۂ حنین پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں

- طلبہ اس سبق کی روشنی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بہادری و شجاعت پر ایک مضمون تحریر کریں۔
- اساتذہ کرام کمرا جماعت میں غزوۂ حنین کے واقعات پر ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کروائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کی نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکّہ مکرمہ سے حنین تک کی مسافت کا جائزہ لینے میں راہ نمائی کریں۔
- طلبہ غزوۂ حنین کی فتح پر ایک رپورٹ تیار کریں اور کمرا جماعت میں پیش کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(3) عامُ الوفُود

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عام الوفود کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- عام الوفود کی اہمیت اور اس کی معنویت کو سمجھ سکیں۔
- تین وفود کے اجمالی حالات اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے حسنِ معاملہ سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- وفود کی آمد کی وجہ سے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ اور حجۃ الوداع میں اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کی سیرت کو مدِنظر رکھتے ہوئے مہمانوں اور وفود کے اعزاز و اکرام کرنے والے بن سکیں۔
- عملی زندگی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے حُسنِ معاملات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

عام کا معنیٰ ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ ''لوگوں کی جماعت ہے'' عام الوفود سے مراد وفود کا سال ہے۔ 9 ہجری میں پورے عرب سے اتنی کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم تمام وفود کے ساتھ ایسے حسنِ سلوک اور شفقت سے پیش آئے کہ وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جن لوگوں کو قبولِ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی انھوں نے ایسے خلوص کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی کہ پورے کے پورے قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کی طرف سے ان وفود کو مسجدِ نبوی میں ٹھہرانا، ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام کرنا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے حُسنِ انتظام اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

وفد بنو تمیم

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں اقرع بن حابس کی قیادت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت کا آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کو بے آرام کیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کو گھر کے باہر سے آوازیں دیتے رہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب نہ کی، تو اللہ رب العزت نے **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔ انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے خطیب اور شاعر ہمارے خطیب اور شاعر سے برتر ہیں۔ اقرع بن حابس نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے حُسنِ اخلاق سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کر لیا۔

وفدِ نجران

نجران کے نصاریٰ کا ساٹھ (60) افراد پر مشتمل وفد مدینہ طیبہ آیا جس میں چودہ بڑے سردار شامل تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا گیا اور اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔ یہ وفد حضرت محمد رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نبوّت کی خبر سن کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے مناظرہ کرنے آیا تھا اور انھوں نے اپنے عقائد پر دلائل دینا شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کی اصلاح کی بہت کوشش فرمائی، لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر جب انھوں نے روانگی کے لیے مدینہ منوّرہ کے باہر پڑاؤ ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔ جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

اس کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہلِ نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیا میٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

وَفدِ عَبدُ القَیس

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب ''اَشَجّ'' تھا۔ وفد عبد القیس کی بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں آمد سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آرہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔ وفد عبد القیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کا استقبال فرمایا۔

انھوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے چہرہ انور کی خوب صورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دست مبارک اور پائے اقدس کو چُوم کر محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس وفد کے سردار نے حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور و معاملات میں غور و فکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔ دورانِ گفت گو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر احکام کی تعلیم دی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔ یہ وفد دس دن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بارگاہ میں رہا، قرآن مجید اور احکامِ شریعت سیکھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کو تحفے تحائف

Web version of PCTB Textbook

دیے، اشج کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس سبق میں ہمیں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں وقار و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) عام الوفود سے مراد ہے:

(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینا

(ii) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟

(الف) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ (ب) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:

(الف) مسجدِ نبوی میں (ب) مسجد قُبا میں

(ج) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر (د) سرائے میں

(iv) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:

(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن فہر (ج) عبداللہ بن ابی (د) اشج

(v) وفد عبدالقیس کے سردار اشج کی دو نمایاں خوبیاں تھیں:

(الف) حلم اور وقار (ب) رواداری اور بردباری (ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کس طرح عزّت و اکرام کا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

(ii) وفود کی آمد نے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ بر آمد ہوا؟

(iii) وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے وقت سکھائے گئے آداب میں سے کوئی سے دو لکھیں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔ (i) وفدِ نجران کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

سرگرمیاں

- اساتذہ کرام کی مدد سے دس وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کریں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- اساتذہ کرام معروف کتبِ سیرت کی روشنی میں طلبہ سے وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کروائیں، جس میں وفد اور سردار کا نام، علاقہ، قبیلہ اور سال/مہینا وغیرہ شامل ہوں۔

Web version of PCTB Textbook

(4) غزوۂ تبوک

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزوہ تبوک کے اسباب، وجوہات اور پس منظر سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوہ تبوک کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- اس غزوہ کی مشکلات اور منافقین کے کردار کو جان سکیں۔
- اس غزوہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیوں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انتظامی صلاحیتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں سے آگاہ ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ (غلبہ اسلام) کے لیے قربانی کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- منافقین کے کردار سے آگاہ ہو کر منافقت کی تمام صورتوں سے اجتناب کرنے والے بن سکیں۔
- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہر حال میں سچائی پر کاربند رہنے والے بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

غزوۂ تبوک (9) ہجری میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دِمَشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔ معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو قیصر روم ہرقل نے اس لڑائی کے لیے ابھارا۔ شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔ ان تمام ناسازگار حالات کے باوجود جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ تبوک کا اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بڑے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال و اسباب اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنا مال و دولت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ: ''تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟'' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں''۔

اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکرِ تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم، سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی کھجوریں پیش کیں اور حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات بھر مزدوری کر کے اپنی اجرت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیے۔ سیدہ اُمّ سنان اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے، دیگر زیورات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں اہلِ بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور شور سے جاری تھی۔ زادِ سفر اور سواریوں کا بندوبست کیا جا رہا تھا لیکن منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔ منافقین کے سردار جد بن قیس اور عبد اللہ بن ابی جہاد کے لیے نکلنے پر قطعاً راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبی اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ دورانِ سفر مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سواریاں کم تھیں، زادِ راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک اونٹ پر باری باری سواری کرتے اور مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم کی جاتی تھیں۔ مسلمانوں نے سیکڑوں میل کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے "جیش العُسرۃ" یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا والہانہ استقبال کیا۔

Web version of PCTB Textbook

سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے معافی طلب کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی بائیکاٹ کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مبارک باد دیتے ہوئے کہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمالی اور تمھیں معاف فرما دیا۔ حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھیں آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:

(الف) چشمے کا (ب) سرائے کا (ج) باغ کا (د) دریا کا

(ii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا/کیں:

(الف) گھر کا سارا سامان (ب) بہت سی کھجوریں
(ج) گھر کا آدھا سامان (د) ایک ہزار اونٹ اور اشرفیاں

(iii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ذمہ داری سونپی گئی:

(الف) مال جمع کرنے کی (ب) لشکر کے سپہ سالار کی
(ج) اہلِ بیت کی حفاظت کی (د) چشمے کی حفاظت کی

(iv) غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:

(الف) سواریوں کی کثرت تھی (ب) جنگی ساز و سامان بہت زیادہ تھا
(ج) سپاہیوں کی کثرت تھی (د) زادِ راہ کی شدید قلت تھی

Web version of PCTB Textbook

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی:

(الف) سچ بولنے کی وجہ سے (ب) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے
(ج) سخاوت کی وجہ سے (د) کفایت شعاری کی وجہ سے

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات انجام دیں؟
(ii) غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟
(iii) غزوہ تبوک میں منافقین کس طرح بے نقاب ہوئے؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- سورۃ التوبہ میں غزوہ تبوک سے متعلق آیاتِ مبارکہ کی فہرست تیار کریں۔
- طلبہ کتبِ سیرت سے غزوہ تبوک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرا جماعت میں منافقت کی مختلف صورتوں سے بچنے پر مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام کمرا جماعت میں غزوہ تبوک سے متعلق کوئز مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

(5) حجۃ الوداع

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حجۃ الوداع کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- خطبہ حجۃ الوداع کی اہمیت اور تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے خطبے کو جان کر اہل بیت خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت و منقبت سے واقف ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حج مبارک کے واقعات سے آگاہ ہو کر حج کا شوق اور ترغیب حاصل کر سکیں۔
- خطبہ حجۃ الوداع کی تعلیمات سے آگاہ ہو کر ان کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- اہل بیت کے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو کر ان سے محبت، احترام و توقیر اور پیروی کرنے والے بن سکیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو "حجۃ الوداع" کہتے ہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمّہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اعلانِ حج پر ہر طرف سے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر عصر کی نماز قصر یعنی دو رکعت پڑھی اور رات وہیں گزاری۔

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے غسل کیا، سر اور بدن میں خوش بُو لگائی، تہبند باندھا، چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مصلے ہی پر حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حجِ قِران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اُٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

ایک ہفتہ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو "ذی طویٰ" میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا۔ پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر بالائی مکہ میں "حَجُون" کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا، البتہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔ پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں۔

9 ذوالحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم منیٰ سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے وہاں "وادیِ نمرہ" میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اسی میں استراحت فرما ہوئے، سورج ڈھلا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم قَصْواء اونٹنی پر سوار ہو کر "وادیِ عُرنہ" میں تشریف لائے۔ لوگ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے گرد جمع تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی، شہادت کے کلمات کہے، اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس

Web version of PCTB Textbook

میں حقوق اللہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقوٰی کے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو: جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا اور تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پس ماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنّت ہے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اور تم سے (قیامت میں) میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا:

''اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا ''

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس خطبہ میں اسلام کا نچوڑ بیان فرمایا اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوفِ عرفہ کے دوران میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المآئدۃ:3)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاحِ اَحوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا، ان کے سر پر دستار باندھی، عَلَم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ قتال میں پہل نہیں کرنی، نماز کا حکم دینا ہے اگر اطاعت کر لیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد:3582)

چناں چہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوتِ دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتیٰ کہ پورا قبیلہ ''ہمدان'' دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ

Web version of PCTB Textbook

سفرِ حج سے واپسی پر "غدیرِ خُم"، جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ (مسند احمد:12306)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع فرمایا:

(الف) 8ہجری (ب) 9ہجری (ج) 10ہجری (د) 11ہجری

(ii) حج اور عمرے کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(iii) ہدی سے مراد ہے:

(الف) قربانی کا جانور (ب) پالتو جانور (ج) حلال جانور (د) طاقتور جانور

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شان بیان کی؟

(الف) ذوالحلیفہ (ب) حدیبیہ (ج) غدیر خم (د) منیٰ

(v) خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم سے گواہی لی:

(الف) حج ادا کرنے پر (ب) قربانی کرنے پر (ج) رسالت کا حق ادا کرنے پر (د) نماز ادا کرنے پر

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) غدیرِ خُم کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع کے موقعے پر مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم نے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔ (i) حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- طلبہ چارٹ تیار کریں جس میں حجۃ الوداع کے سفر کے واقعے کو نقشے کی صورت میں واضح کریں۔
- کمرا جماعت میں آخری خطبے کی تعلیمات پر مذاکرہ کریں۔
- موجودہ دور میں انسانی حقوق اور خطبہ حجۃ الوداع میں مماثلت تلاش کریں۔

(6) وصالِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- وصالِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے واقعے کو جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی آخری وصیتوں خصوصاً نماز، خواتین اور زیر دست افراد سے حسن سلوک سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی آخری وصیتوں سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت سے اپنے قلوب کو منور کر کے کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دس ہجری کو فریضہ حج ادا فرمایا۔ ماہ صفر کے آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپسی پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بیماری کے ایام میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ (صحیح بخاری:4450)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے وصال سے چار دن قبل مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ چناں چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

وصال سے ایک دن قبل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 6729)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگی ساز و سامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے، وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔ (صحیح بخاری:4448)

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ

Web version of PCTB Textbook

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مت روئیں، میرے اہلِ بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری: 4434)۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے غم اور درد کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں: ''ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں''۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان سے فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی''۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بار بار اپنا دستِ مُبارک پانی میں ڈالتے چہرے پر ملتے اور فرماتے: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ (صحیح بخاری: 4449)

اسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں۔ انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے بہت قریب ہیں۔ انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں، لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز کی حفاظت اور زیرِ دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سر مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسواک کو نرم کیا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آخری الفاظ تھے۔ ''اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی'' ترجمہ: ''اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے۔'' یہ الفاظ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے کنویں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے غلام حضرت شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو غسل دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود و سلام اور دعا کرتے رہے۔ جب اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ دنیا بھر سے حج و عمرہ

Web version of PCTB Textbook

کی غرض سے آنے والے حجاجِ کرام روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر حاضری دے کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور قبرِ انور کی زیارت سے مستفیض ہو کر شفاعت کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ، وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (سنن دارقطنی: 2669) **ترجمہ:** جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر درود وسلام کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارک ہے:

"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے۔" (جامع ترمذی: 484)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے رسولِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور ان کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصالِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) سے حضرت جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدہ ختمِ نبوت پر پختہ یقین رکھتے ہوئے کثرت سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود وسلام کے نذرانے پیش کریں تاکہ ہمارے قلوب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت سے روشن ومنور ہوں اور ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) جس مہینے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بیماری کا آغاز ہوا:

(الف) صفر المظفر (ب) محرم الحرام (ج) ربیع الاوّل (د) رمضان المبارک

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی آخری وصیّت کا تعلق ہے:

(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز سے (ب) وراثت سے (ج) سود سے (د) زکوٰۃ سے

(iii) وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کون سا عمل انجام دیا؟

(الف) تمام غلام آزاد کر دیے (ب) روزہ رکھا (ج) عمرہ ادا کیا (د) نماز کی امامت کی

(iv) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کس بات پر تبسم فرمایا؟

(الف) جنت کی بشارت پر (ب) تسبیح عطا ہونے پر (ج) ملاقات کی بشارت پر (د) جگر کا ٹکڑا فرمانے پر

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا وصال ہوا:

(الف) سہ پہر کے وقت (ب) چاشت کے وقت (ج) عشا کے وقت (د) مغرب کے وقت

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی لحد مبارک کس نے تیار کی اور کس نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو قبر میں اُتارا؟

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وصال سے قبل حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کیا ارشاد فرمایا جس سے وہ پہلے غمگین اور پھر خوش ہوئیں؟

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وصال سے چند لمحے پہلے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کس طرح اپنی محبّت کا اظہار فرمایا اور ان کے بارے میں کیا وصیّت فرمائی؟ (v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔ (i) وصالِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی وصیتوں کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حیاتِ مبارک کے آخری ایام کی ہدایات کی فہرست بنائیں اور موجودہ دور میں ان کی اہمیت کے متعلق کمرا جماعت میں اظہارِ خیال کریں۔

Web version of PCTB Textbook

اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم اور ہماری عملی زندگی

(1) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کا بچپن اور جوانی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات و معمولات کو جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کا بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور خوش طبعی وغیرہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- جوانی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی بے مثل عفت و حیا، شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات کے واقعات کو جان سکیں۔
- نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اپناتے ہوئے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

حضرت محمد رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی ولادت با سعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو ہوئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی پیدائش کے چھے سال بعد وصال فرما گئیں۔ اس کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے دادا جان حضرت عَبْدُ المُطَّلِب نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی عمرِ مبارک آٹھ سال ہوئی تو وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا حضرت ابو طالب نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی پرورش کی۔ اہلِ عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم وہیں رہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم ایک روز مجھ سے کہنے لگے: امّاں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا: امّاں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے اِصرار پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم! آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی

نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اُسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔
(الخصائص الکبریٰ، ۱:۵۳)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اوّل کلام اللہ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔ جب حضورِ اقدس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکّہ مکرّمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات محبّت اور شفقت کے ساتھ مصروف رہنے لگیں۔

خدمتِ خلق

ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو ساتھ لیا، حرم میں دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا، ایک دم چاروں طرف سے بادل نمودار ہوئے اور اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔ (الملل والنحل: ج:۲،ص:۲۴۹)

عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیامِ امن کے لیے آپ نے "حلف الفضول" نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کا معمول تھا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو کوئی مدد کے لیے پکارتا یا کسی کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی مدد کی ضرورت ہوتی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اس کی مدد فرماتے۔

عفت و حیا

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم حیا کے پیکر تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم پردہ دار دوشیزہ لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ (صحیح بخاری: 3562) پورے عرب میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم سے زیادہ حیادار کوئی نہ تھا۔

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (سنن ابی داوٗد: 2)

Web version of PCTB Textbook

بہن بھائیوں اور دوستوں سے حُسنِ سلوک

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

غزوۂ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھا کر انھیں احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے اور ان سے ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ اُحد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غم گین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرفہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی باوقار اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلّقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری اور حسنِ معاملہ کا پیکر تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصافِ جمیلہ کے اولین گواہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں۔ غزوۂ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطّلب کی اولاد ہوں'' (صحیح بخاری: 4315)

حضرت برا بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ (جامع ترمذی: 1688)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریشِ مکّہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکمتِ عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہلِ مکّہ کو بچا لیا، حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تاریخ پیدائش ہے:

(الف) 18 اپریل 571ء (ب) 22 اپریل 571ء (ج) 24 اپریل 571ء (د) 26 اپریل 571ء

(ii) حضرت عبد المطّلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر مبارک تھی:

(الف) چھے سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا کیا؟

(الف) امداد کے طور پر غلہ دیا (ب) خانہ کعبہ کے اندر گئے

(ج) دعا کے دوران آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (د) زم زم کے کنویں پر گئے

(iv) جس معاہدے کو حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(الف) میثاقِ مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) حلف الفضول (د) مؤاخاتِ مدینہ

(v) حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رضاعی والدہ کا اسمِ گرامی ہے:

(الف) حضرت شُیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ثُویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا سلوک فرمایا؟

(ii) عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدے کا نام اور اس کے اہم نکات تحریر کریں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نبوت کی کس نشانی نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کی طرف ترغیب دلائی؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت کی روشنی میں خدمتِ خلق، عفت وحیا، شجاعت، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور حسنِ معاملات پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- اساتذہ کرام کمرا جماعت میں طلبہ سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات پر سیر حاصل گفت گو کروائیں۔
- طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں خدمتِ خلق کی چند مثالیں تحریر کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(2) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ذوقِ عبادت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عبادت کے واقعات و معمولات سے واقف ہو سکیں۔
- عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خشوع و خضوع کے بارے میں جان سکیں۔
- عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوق و شوق، خشوع و خضوع کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کی روشنی میں عملی زندگی میں اعتدال کی صفت کو پیدا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی غار میں عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی:412)

نماز تمام عبادات میں سے افضل عبادت ہے۔ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نماز میں خشوع و خضوع کی وجہ سے اتنا روتے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سینہ مبارک سے آواز آتی تھی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

"رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے، سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے نماز کی تیاری فرماتے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو اس کا ہر لمحہ عبادت شمار ہوگا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور ہر دن روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ ارض جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منوّر کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو (ب) حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو

(ii) جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(الف) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:

(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی روشنی (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے:

(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تبلیغ کے لیے (ج) فضیلت کے لیے (د) یک سوئی کے لیے

(v) حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟

(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

(ii) حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو کیا نصیحت کی؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت اور عبادات میں میانہ روی واعتدال پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- عبادت کے سلسلے میں شب وروز کے معمولاتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کمرا جماعت میں مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے عبادت کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنوائیں۔
- اساتذہ کرام کمرا جماعت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت میں ذوق وشوق اور خشوع وخضوع کے حوالے سے گفت گو کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(3) حضرت محمد مصطفٰی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت و ایثار

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اُسوۂ نبوی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں جان سکیں۔
- سیرتِ طیّبہ سے سخاوت و ایثار کی مختلف صورتوں (مالی، بدنی اور علمی) کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت میں اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وصحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- معاشرتی زندگی میں سخاوت و ایثار کے فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے سخاوت و ایثار جیسی صفات کو اپنا سکیں۔
- اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت اور ایثار کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔
- سخاوت اور ایثار جیسی صفات کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرے کی ترقی کا باعث بن سکیں۔

سخاوت کا معنٰی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالٰی کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔ اللہ تعالٰی نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگر چہ خود اُنھیں شدید حاجت ہو'' (سُوْرَةُ الْحَشْر: 9)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔ (جامع ترمذی: 1961)

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، صحت، وقت اور دوسری نعمتوں میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کی مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم: 6021)

Web version of PCTB Textbook

ایک مرتبہ رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس گئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔ (صحیح مسلم: 5359)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آ جاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیا خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آ جائے گا ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی: 338)

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم: 2311)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے قول اور عمل میں نہ صرف سخاوت کا خود ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیوانہ وار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔ غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیکڑوں اونٹ، گھوڑے اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ہمیں بھی سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہییں، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افرادِ معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینانِ قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا (ب) فضول خرچی کرنا

(ج) منع کرنا (د) روک لینا

(ii) علمی سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کسی کو علمی بات سمجھانا (ب) کسی پر مال خرچ کرنا

(ج) کسی کو وقت دینا (د) تیمارداری کرنا

(iii) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:

(الف) صبر وتحمل (ب) سخاوت وایثار

(ج) عفوودرگزر (د) رواداری

(iv) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا

(ج) اسے مال ودولت عطا کیا (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(v) انسانی دل سے مال ودولت کی لامحدود محبت اور لالچ کو ختم کرتی ہے:

(الف) فضول خرچی (ب) منافقت (ج) سخاوت (د) صلہ رحمی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

(ii) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی سخاوت کی ایک مثال بیان کریں۔

(iii) غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ فرمایا؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سیرتِ طیّبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ اپنے جیب خرچ میں سے جمع شدہ رقم اور اشیا کے ذریعے سے فلاحی کاموں میں حصہ لیں۔
- اساتذہ کرام نشان دہی کریں کہ روزمرہ زندگی میں سخاوت اور ایثار کی ضرورت کن کن مواقع پر پیش آتی ہے؟
- اساتذہ کرام طلبہ کو ہدایت کریں کہ وہ بخل سے پناہ مانگنے کی مسنون دعا پڑھنے کا معمول بنائیں۔

Web version of PCTB Textbook

(4) صلہ رحمی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اسوۂ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) سے صلہ رحمی کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت میں اہل بیتِ اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو صلہ رحمی کی ترغیب و تلقین کے واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔
- عمر اور رزق میں اضافہ و برکت کے حوالے سے صلہ رحمی کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرتِ طیبہ سے صلہ رحمی کی مختلف صورتوں (مالی و بدنی) کے متعلق آگاہ ہوسکیں۔
- معاشرتی زندگی میں صلہ رحمی کے فوائد اور قطع رحمی کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- صلہ رحمی جیسی صفت کو اپنا کر قرابت داری کے حقوق ادا کرسکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی صلہ رحمی کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں شامل کرسکیں۔
- صلہ رحمی جیسی صفت کو روزمرّہ زندگی میں اپنا کر خاندانی زندگی کے استحکام کا باعث بن سکیں۔

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک خوب صورت اور گھنا باغ راہِ خدا میں وقف کرنا چاہتے تھے، نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتے داروں کو دے دیں، چناں چہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری: 2769)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی تھا کہ جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس کے ساتھ تعلقات کو جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اس سے تعلق قائم رکھنا کوئی مشکل کام نہیں، مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

Web version of PCTB Textbook

میرے رب نے مجھے نو(9) باتوں کا حکم دیا ہے۔مخفی اور علانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا،غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں اور دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہوں، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں۔میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔(جامع الاصول:9317)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔(صحیح مسلم: 6524)

قطع تعلقی کرنا رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے تو ایک نوجوان اس مجلس سے اٹھا۔اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔(شعب الایمان:7590)

ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ! میرا ایک چچازاد بھائی ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے کچھ بھی نہیں دیتا، نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے، پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔(سنن ابن ماجہ: 2109)

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف صلہ رحمی بھی تھا۔اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتے داروں کا خصوصی طور پر خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے، خاندانی نظام استحکام پاتا ہے، معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔قطع رحمی سے افراد میں نفرت اور دشمنی پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہ و بالا ہو جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) صلہ رحمی سے مراد ہے:

(الف) رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنا (ب) کثرت سے صدقات وخیرات کرنا

(ج) فضول خرچی سے بچنا (د) تکالیف کو برداشت کرنا

(ii) عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حکم دیا:

(الف) صلہ رحمی کا (ب) کفایت شعاری کا (ج) صبر وتحمل کا (د) میانہ روی کا

(iii) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:

(الف) کفایت شعاری (ب) میانہ روی

(ج) صلہ رحمی (د) قطع رحمی

(iv) حدیثِ مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:

(الف) کبھی کسی سے نہ جھگڑے (ب) ہمیشہ ادب سے بات کرے

(ج) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے (د) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

(v) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صداقت کی دلیل کے طور پر جو اوصاف بیان فرمائے ان میں سے ایک وصف تھا:

(الف) صلہ رحمی (ب) سچ بولنا (ج) کثرت سے روزے رکھنا (د) معاف کرنا

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کس طرح صلہ رحمی کی تلقین فرماتے تھے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے کی روشنی میں وضاحت کریں۔

(ii) صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

(iii) صلہ رحمی کے دو فوائد اور قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

(iv) صلہ رحمی خاندانی نظام کے استحکام کا باعث ہے، اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔ (i) صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- طلبہ موجودہ دور میں بکھرتے ہوئے خاندانی نظام کے استحکام کے لیے خاندان کے افراد (ماں، باپ، اولاد، بہن اور بھائی وغیرہ) کی ذمہ داریوں کی فہرست بنائیں۔
- طلبہ صلہ رحمی کی مختلف صورتوں پر کمرا جماعت میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(5) خواتین کے ساتھ حُسنِ سلوک

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اسوہ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں خواتین کے احترام کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی رشتہ دار خواتین اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام اور حسن سلوک کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کو اپنا کر ان کے حقوق ادا کرنے والے بن سکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں خواتین کے بارے میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حسن سلوک کی پیروی کر سکیں۔
- خواتین کا احترام کرنے والے بن کر روحانی تزکیہ اور معاشرتی اصلاح کا باعث بن سکیں۔

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم حصّہ ہیں۔ خواتین کو حقوق دیے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ بدقسمتی سے مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اسلام نے خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسنِ سلوک کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سُوْرَۃُ النِّسَآء: 19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حُسن سلوک کا برتاؤ کرو۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت اجاگر ہوتی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ کی وصیّت فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔" (جامع ترمذی: 3895)

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم: 6695)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بیٹی کی پرورش کو جنت میں داخل ہونے کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی تذلیل بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، 5146)

Web version of PCTB Textbook

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے مبارک عمل سے خواتین کو وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے ان کا مقام و مرتبہ سب پر واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم انھیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ماں کو حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار قرار دیا۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی: 3106)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کے مطابق صفات عطا فرمائی ہیں۔ مرد اور عورت کے دائرۂ عمل میں فرق ہے۔ مرد اپنے گھرانے کی کفالت اور معاشی ضروریات کا بوجھ اُٹھاتا ہے جب کہ عورت گھر کو بساتی ہے، آباد کرتی ہے اور اولاد کی تربیت کرتی ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہدِ نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے زیادہ سیکھنے کی وجہ سے ہم سے آگے نکل گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اس دن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر غیر ضروری ٹہلنے اور ان کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر شرم و حیا، تہذیب اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ ملازمت پیشہ خواتین کا زیادہ احترام اس لیے بھی کرنا چاہیے کیوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے بڑھ کر کام کر رہی ہوتی ہیں۔ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(الف) ماں (ب) بیٹی (ج) بہن (د) بیوی

(ii) کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے قریب ہوگا؟

(الف) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (ب) صدقہ و خیرات کرنے والا

(ج) مسلسل روزے رکھنے والا (د) دوسروں کو معاف کرنے والا

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے احترام کے لیے:

(الف) کھڑے ہو جاتے تھے (ب) پھول بچھایا کرتے تھے

(ج) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (د) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(الف) عورتوں کے ساتھ (ب) طلبہ کے ساتھ

(ج) تاجروں کے ساتھ (د) عمال کے ساتھ

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے استقبال کے لیے:

(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو بھیجا

(ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسنِ سلوک کرتے تھے؟

(ii) دو بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(iii) معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں کون سے اقدامات اٹھانے چاہییں؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سیرتِ طیّبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ کمرا جماعت میں خواتین کے احترام، حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر مذاکرہ کریں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اسلام میں خواتین کو دیے جانے والے احترام اور حقوق کی فہرست بنائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو تزکیہ نفس کے لیے بدنظری سے بچنے کی تلقین کریں اور خواتین کے احترام کی ترغیب دیں۔

Web version of PCTB Textbook

(6) اندازِ تربیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے اندازِ تربیت کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- تربیت کے مختلف طریقوں کو سمجھ کر انھیں اپنا سکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کو سمجھ کر اسے اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرتی اصلاح و تربیت کا باعث بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

انبیائے کرام علیہم السلام کی اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بخوبی پورا فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کا یہ بنیادی اصول تھا کہ آپ نے خود عمل کر کے دکھایا، اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی استعداد اور صلاحیت کو سامنے رکھتے۔ بے محل گفت گو نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کسی کی غلطی پر کبھی اس کا سر عام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر عمومی انداز میں نصیحت فرما دیتے۔

اگر کبھی غلطی پر فوراً براہِ راست متنبہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو انتہائی نرمی اور نہایت محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔ ایک دیہاتی نے مسجد نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم) کے ایک گوشے میں پیشاب کر دیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے پانی کا ڈول طلب فرمایا اور مسجد کو پاک کر دیا گیا۔ اس شخص نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم پر قربان ہوں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا: یہ مسجد ایسی جگہ ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 529)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے، وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا،

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کرسکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم:2309)

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو "جوامِعُ الْکَلِم" یعنی جامع کلمات کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مخاطب کے جذبات اور احساسات کے ساتھ اس کے مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جواب دینے کے بجائے خود سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری:6167) اس سوال کے ذریعے سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتسابِ نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ہر بات موقع کی مناسبت سے کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم میں ایک مزدور آدمی ہوں اور سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ہر کام اور ہر معاملے میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیرِ تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکامِ اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کہ اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری:1395)

آج بھی ہم اگر سیرتِ طیبہ کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنالیں تو اس سے ان شاء اللہ ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس

Web version of PCTB Textbook

کے زیرِ سایہ پوری انسانیت کو امن و سکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی دس سال خدمت کی:

(الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:

(الف) مصر (ب) یمن (ج) شام (د) طائف

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:

(الف) تمھارا نام کیا ہے؟ (ب) تم نے کیا تیاری کی ہے؟

(ج) تم کس شہر سے ہو؟ (د) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے شفقت سے ہاتھ چومے:

(الف) مزدوری کرنے والے کے (ب) صلہ رحمی کرنے والے کے

(ج) معاف کرنے والے کے (د) سخاوت کرنے والے کے

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:

(الف) تدریج کا (ب) وعظ و نصیحت کا (ج) تحریر و تقریر کا (د) ذاتی دل چسپی کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مخاطب کے جذبات اور احساسات کے ساتھ اس کے مزاج اور نفسیات کا کس طرح خیال رکھتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اصلاح و تربیت کے لیے کس طرح گفت گو فرماتے تھے؟

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کی خوبیوں پر مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام مثالی تربیت کے اہم عناصر مثلاً خیر خواہی، شفقت و محبت اور احترام باہمی سے متعلق مذاکرہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook